ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

# بشارت کا تعارف اور اطلاقات: قرآن مجید اور عربی لغات کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

# A Research Review on the Introduction and Applications of Basharat: Insights from the Holy Qur’an and Arabic Lexicons

**Usman Abbas**
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, UET Lahore.
Email: raiusman678@gmail.com
**Ali Rizwan shahzad**
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, UET Lahore.
Email: alirizwanlhr@gmail.com
**Irsa**
Department of Islamic Studies
M.Phil Scholar, Department of Arabic and Islamic Studies, Women University, Swabi.
Email: Irsaaziz500@gmail.com
**Hafiz M Hanif**
M.Phil Scholar, Institute of Islamic Studies, PU Lahore.
Email: hafizmuhammadh986@gmail.com

**Abstract:**
There are many paths for human success in Islam. The Prophet has placed his style of preaching between scaremongering and glad tidings. Annunciation is very important in Islam. The concept of annunciation is here in Qur’an and Hadith. In this article, the introduction and applications of annunciation are explained in the light of Qur’an and Arabic dictionaries. Annunciation means a news that makes a person happy and the person's face is refreshed by it. Annunciation is commonly used for good news and if bad news or punishment is meant then it is mentioned with it. In the Holy Qur'an, the word Basharat is used in twelve different ways. General annunciatins are also mentioned in the Holy Quran. The concept of annunciation is not limited, but it also has breadth. In this article, all these issues related to annunciation have been explained.
**Keywords:** Annunciation,Introduction,Applications,Qur’an,Arabic Dictionaries.

اسلام مکمل اور جامع دین ہے، دین اسلام رشد وہدایت کا باعث ہے، اس میں انسانوں کے فوز وفلاح کا سامان موجود ہے، اس نے آغاز سے ہی لوگوں کو انذار اور بشارات کے درمیان مقید رکھا ہے تاکہ ان کی کامیابی ممکن ہو سکے۔ نبی کریم ﷺ نے تبلیغ کے آغاز سے اختتام تک لوگوں کی نفسیات، اسلام کے بنیادی قوانین اور اہداف ومقاصد کے مطابق طریقہ روا رکھا ہے۔ اس سلسلہ کے دوران لوگوں کے مختلف احوال اور اعمال کی بنیاد پر انہیں نبی کریم ﷺ کی طرف سے مختلف تعلیمات سے نوازا گیا۔ ان تعلیمات میں انذار اور تبشیر دونوں شامل ہیں۔ اسلام میں بشارات کی بہت اہمیت ہے۔ شریعت کے دونوں بنیادی ماخذ قرآن اور حدیث میں بشارات کا تصور اور احکام موجود ہیں۔ ان کی اسی اہمیت کے پیش نظر اس تحقیقی مقالہ میں بشارت کی کتب لغت سے تعریف وتوضیح کی ہے جس سے اس کے مختلف استعمالات اور مدلولات کا تعین ہوتا ہے۔ بشارت کے اطلاقات کو عیاں کیا ہے کہ قرآن مجید اور حدیث مبارکہ میں اس کا اطلاق کس قدر ہے۔

**تعارف:**

بشارت دراصل عربی زبان کا لفظ ہے، جو ب ش ر سے ماخوذ ہے، اس کی لغوی اور اصطلاحی وضاحت درج ذیل ہے۔

**لغوی وضاحت:**

ابن درید کہتے ہیں:البشری و البشارة: یہ دونوں اسم ہیں جن کے ذریعے بشارت دی جاتی ہے۔ اور بشارت خوبصورتی اور اچھی صورت وہیئت کو کہتے ہیں اور یہ لفظ عربی زبان میں مصدر ہے[1]

ابو منصور محمد بن احمد الازہری لکھتے ہیں:قَالَ الزَّجاجُ: معنى يَبشَرُك يَسُرُّك ويُفْرِحُك. بَشَرْتُ الرّجلَ أَبَشرُهُ، إِذا فَرَّحتَه، وبِشرَ يبْشَرُ، إِذا فَرِح[2] زجاج کہتے ہیں: وہ تجھے بشارت دیتا ہے، اس کا مطلب ہے وہ تجھے خوش کرتا ہے اور صاحبِ فرح کرتا ہے۔ میں بشارت دیتا ہوں آدمی کو یا دوں گا: اس کا مطلب ہے کہ جب تو اس کو خوش کر دے اور وہ صاحبِ بشارت ہے یا ہو گا: اس کا مطلب ہے جب وہ خوش ہو۔

ابو منصور الازہری مزید لکھتے ہیں:وَمعنى يَبْشُرُكَ من البِشَارَة، قَالَ: وأصل هَذَا كُله أَنَّ بَشرَةَ الإنسانَ تنْبَسِطُ عِنْد السرُور، وَمن هَذَا قَوْلهم: فلَان يَلْقَاني بِبِشْرٍ، أَي بوجهٍ مُنْبَسِطٍ عِنْد السرُور[3] یبشرک کا مطلب بشارت سے ہو گا۔ کہتے ہیں کہ ان سب کی اصل یہ ہے کہ انسان کی جلد خوشی کے وقت کھل جاتی ہے اور کشادہ ہو جاتی ہے اور اسی سے اہل اللغۃ کا ایک قول ہے کہ فلان یلقانی ببشر یعنی فلان شخص مجھے خوشی کی حالت میں کشادہ چہرے کے ساتھ ملا۔

اس کے بعد ابو منصور الازہری لکھتے ہیں:وَقَالَ اللَّيْث: البِشَارَةُ: مَا بُشّرتَ بِهِ، والبشيرُ: الَّذِي يُبشِّرُ الْقَوْم بأَمرٍ خيرٍ أَو شَرّ، والبُشْرى الِاسْم[4] امام لیث کہتے ہیں کہ بشارت وہ چیز ہے جو خوش خبری دی جاتی ہے اور مبشر اس شخص کو کہتے ہیں جو قوم کو کسی اچھے یا برے معاملے کی خبر دے اور بشری بھی اسی سے اسم ہے۔

امام جوہری لکھتے ہیں: ب ش ر سے البشرة و البشر: انسان کی ظاہری جلد کو کہتے ہیں اور بشرة الارض: زمین سے نمودار ہونے والے نباتات وغیرہ کو کہتے ہیں۔ اسی سے بطور اسم البشری، الابشار، التبشیر اور البشارة (ب کے ضمہ یا فتحہ یا کسرہ کے ساتھ) استعمال ہوتے ہیں[5]

اسی طرح امام جوہری مزید لکھتے ہیں: مطلق بشارت صرف اچھے معاملے یعنی خیر ہی کی ہوتی ہے اور یہ شر یعنی برے معاملے کی خبر اس وقت ہوتی ہے جب اس کو برے معاملے سے مقید کر دیا جائے۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہیٰ ہے۔فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ[6] آپ ان کو دردناک عذاب کی خبر دیں یا بشارت دیں۔ تو یہاں جب برے معاملہ کی بشارت دینا مقصود ہے تو اس کو مقید ذکر کر دیا اور جب اچھے معاملہ کی خبر دینا مطلوب ہو تو اس کو مطلق ذکر کیا جاتا ہے[7]

ابن فارس لکھتے ہیں:بَشَرَ:الْبَاءُ وَالشِّينُ وَالرَّاءُ أَصْلٌ وَاحِدٌ: ظُهُورُ الشَّيْءِ مَعَ حُسْنٍ وَجَمَالٍ.فَالْبَشَرَةُ ظَاهِرُ جِلْدِ الْإِنْسَانِ، وَالْبَشِيرُ الْحَسَنُ الْوَجْهِ . وَالْبَشَارَةُ، الْجَمَالُ.وَيُقَالُ: بَشَّرْتُ فُلَانًا أُبَشِّرُهُ تَبْشِيرًا، وَذَلِكَ يَكُونُ بِالْخَيْرِ، وَرُبَّمَا حُمِلَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ مِنَ الشَّرِّ، فَأَمَّا إِذَا أُطْلِقَ الْكَلَامُ إِطْلَاقًا فَالْبِشَارَةُ بِالْخَيْرِ وَالنِّذَارَةُ بِغَيْرِهِ يُقَالُ: أَبْشَرَتِ الْأَرْضُ: إِذَا أَخْرَجَتْ نَبَاتَهَا[8] ب ش ر کا مطلب ہے کہ کسی چیز کا حسن وجمال کے ساتھ ظاہر ہونا۔ البشرة انسان کی ظاہری جلد کو کہتے ہیں۔ بشیر اس شخص کو کہتے ہیں جو خوبصورت چہرے کا مالک ہو۔ بشارت خوبصورتی کو کہتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ میں نے فلاں کو بشارت دی، میں اس کو بشارت دوں گا، بشارت دینا تو یہ اچھے معاملہ کے لیے ہوتا ہے اور بعض اوقات اس کو برے معاملہ پر بھی محمول کیا جاتا ہے۔ لیکن جب مطلق کلام ہو تو اس وقت بشارت اچھے معاملہ یا بھلائی کے لیے اور نذرات برے معاملہ یا برائی وغیرہ کے لیے ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ابشرت الارض: جب زمین اپنے نباتات وغیرہ نمودار کر دے۔

ابن منظور کہتے ہیں:البشر : مخلوق کو کہتے ہیں اور یہ لفظ بالکل اسی طرح مذکر، مونث اور ان کی واحد، تثنیہ اور جمع کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس لفظ کی تثنیہ اور جمع نہیں ہے گویا کہ یوں کہیں گے:ہی بشر ، ہو بشر، ہما بشر، ہم بشر وغیرہ[9]

ابن سیدہ کہتے ہیں:البشر : انسان کو کہتے ہیں اور یہ واحد، جمع، مذکر، مونث میں برابر ہے لیکن کبھی کبھار اس کی تثنیہ استعمال ہوتی ہے، اور اس کی تثنیہ بشران اور جمع ابشار ہے[10]

اس کے بعد ابن منظور مزید لکھتے ہیں:البشرة: انسان کے سر، چہرہ اور جسم کی اوپر والی جلد کو کہتے ہیں وہ جلد جس کے اوپر بال بھی ہوتے ہیں اور ایک قول یہ بھی ہے: یہ وہ جلد ہے جو گوشت کے ساتھ ملی ہوتی ہے[11]

ابن منظور لکھتے ہیں: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَنْ أَحَبَّ الْقُرْآنَ فَلْيُبْشِرْ[12] جو قرآن سے محبت کرتا ہے وہ خوش ہو جائے۔ اس حدیث کو بطور شاہد لا کر ابن منظور کہتے ہیں کہ فلیبشر ای فلیفرح و لیسر یعنی بشر کا مطلب ہے کہ خوشی اور فرحت حاصل کریں[13]

اسی طرح ابن منظور لکھتے ہیں:وأَتاني أَمْرٌ بَشِرْتُ بِهِ أَي سُرِرْتُ بِهِ. وبَشَرَني فلانٌ بِوَجْهٍ حَسَنٍ أَي لَقِيَنِي .وَهُوَ حَسَنُ البِشْرِأَي طَلْقُ الْوَجْهِ .والبِشارَةُ: مَا بُشِّرْتَ بِهِ .والبِشارة: تَباشُرُ الْقَوْمُ بأَمر وتَبَاشَرَ القومُ أَي بَشَّرَ بعضُهم بَعْضًا[14] میرے پاس ایسی خبر یا ایسا معاملہ پہنچا کہ جس سے مجھے بشارت ملی یعنی مجھے

راحت ملی۔ اور اسی طرح فلاں شخص مجھے اچھے طریقے سے ملا (یہاں بشرنی بمعنی لقیني ہے) اور اس کا مطلب کشادہ اور کھلے چہرے کے ساتھ کسی کو ملنا۔ اور بشارت کا مطلب ایسی چیز جس کے ذریعے خوش خبری ملتی ہے اسی طرح بشارت کا مطلب یہ بھی ہے کہ قوم کسی اچھے معاملہ کو پہنچی یا انہوں نے کسی اچھے معاملہ کی خبر حاصل کی۔ تباشر القوم یعنی کسی کا کسی کو خوش خبری دینا یا خوشی والی خبر پہنچانا۔

فیروزآبادی لکھتے ہیں: البشارۃ (بکسر الباء): یہ ب ش ر سے اسم ہے اور یہ البشریٰ کی طرح ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز مبشر (خوش خبری دینے والا) عطا کرے یعنی خوش خبری۔ البشارۃ (بفتح الباء): اس کا مطلب حسن و جمال اور خوبصورتی ہے[15]

عبد الحمید احمد مختار لکھتے ہیں: ب ش ر سے بننے والے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں اور ان کے معانی بھی درج ذیل ہیں:

1۔بشر يبشر (كرم يكرم) ، بشارة (بفتح الباء) ، فهو بشير اس کا مطلب ہے حسن و جمال اور خوبصورتی۔

2۔بشر يبشر (سمع يسمع)، بشر ا (بكسرا لباء) ، فهو باشر اس کا مطلب ہے راحت و سکون اور خوشی حاصل کرنا۔

3۔ابشر يبشر (افعال)، ابشارا، فهو مبشر اس کا مطلب ہے کسی کو خوش خبری دینا یا کسی کو راحت و سکون والی خبر دینا۔

4۔استبشر يستبشر(استفعال)، استبشارا، فهو مستبشر اس کا مطلب ہے راحت و سکون اور خوشی والی خبر طلب کرنا یا کسی سے اچھی اور خوشی والی خبر حاصل ہونے کی امید رکھنا۔

5۔باشر يباشر (مفاعلة)، مباشرة، فهو مباشر اس کا مطلب ہے کسی کام کے درپے ہونا، مرد کا عورت سے مباشرت (جماع) کرنا، مرد کے جسم کا عورت کے جسم سے لگنا (جماع کے بغیر)۔

6۔بشر يبشر (تفعيل)، تبشيرا، فهو مبشر اس کا مطلب ہے خوشی والی خبر دینا، کوئی بات پہنچانا، ایسی خبر دینا جس میں کوئی وعدہ یا وعید یا امید ہو۔

7۔تباشر يتباشر (تفاعل)، تباشرا، فهو متابشر اس کا مطلب ہے کسی کا کسی کو اچھی یا خوشی والی خبر دینا۔

8۔بشارة (بفتح الباء) مصدر ہے جس کا مطلب ہے حسن و جمال اور خوبصورتی۔

9۔بشارة (بضم الباء او بكسر الباء) یہ مفرد ہے اس کی جمع بشارات اور بشائر ہے اس کا مطلب ہے ایسی جاری یا خوشی والی خبر جس کے مخبر یہ کا معلوم نہ ہو یا جو تحفے اور تحائف خوش خبری ملنے والے کو حاصل ہوتے ہیں۔

10۔بشر (بفتح الباء والشين) یہ مفرد ہے اس کی جمع ابشار ہے اور اس کا مطلب انسان ہے۔

11۔مبشر (بضم الباء و بسكون الشين) مفرد ہے اور اس کا مطلب بارش سے قبل جو اثرات ہوتے ہیں بارش کے آنے کے۔ ان کو کہتے ہیں۔

12۔بشر (بكسر الباء و بسكون الشين) مفرد ہے اور اس کا مطلب بشاشت، ترو تازہ، کشادہ چہرے کے ہیں۔

13۔بشرة (بفتح الباء و الشين) مفرد ہے اور اس کی جمع بشرات (بفتح الباء والشین) ہے اس کا مطلب انسان کی ظاهری جلد یا زمین جو نباتات وغیرہ ظاہر کرتی ہے، ان کو کہتے ہیں۔

14۔بشرى (بضم الباء و بسكون الشين) مفرد ہے اور اس کی جمع بشریات ہے اور یہ بشارت کے ہم معنی ہے یعنی ایسی جاری یا خوشی والی خبر جس کا مخبر بہ نامعلوم ہو۔

15۔تبشير : یہ مفرد ہے اور اس کا مطلب ہے کہ جدید تقاضوں کے ساتھ مسیحیت کی طرف دعوت دینا[16]

مولانا وحید الزمان قاسمی لکھتے ہیں: البشارۃ کے معنی ہیں: خوش خبری، خوش خبری دینے والے کا انعام، نیک فال اور حسن و جمال وغیرہ[17]

مذکورہ تفصیلی لغوی مباحث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ لفظ بشارت کے حروف اصلی ب ش ر ہیں اور اس مادہ سے مختلف الفاظ اور مختلف ابواب کے تحت مختلف معانی پیدا ہوتے ہیں جبکہ ہمارے موضوع سے متعلقہ لفظ "بشارت" بھی اسی سے ماخوذ ہے جس کے مختلف معانی بیان ہوئے ہیں لیکن جو معنی ہمارے عنوان سے متعلق ہے وہ خوش خبری ہی ہے۔

**اصطلاحی مفہوم:**

امام جرجانی رقم طراز ہیں:البشارة: كل خبر صدق تتغير به بشرة الوجه، ويستعمل في الخير والشر، وفي الخير أغلب بشارت کا اصطلاحی مطلب یہ ہے کہ ہر ایسی سچی خبر جس کے ساتھ چہرے کی کشادگی تبدیل ہو اور یہ خیر اور شر دونوں میں مستعمل ہے لیکن خیر میں اس کا استعمال زیادہ ہے [18]

امام محمد بن علی تھانوی لکھتے ہیں:بشارت کو انگریزی زبان میں Annunciation کہتے ہیں جس کا مطلب ہے اعلان کرنا، اطلاع دینا، اچھے معاملہ کی خبر پہنچانا۔ اور عربی زبان کے مطابق ہر ایسی سچی خبر جو چہرے کی کشادگی کو تبدیل کر دے اور اس کا استعمال خیر و شر دونوں میں موجود ہے لیکن خیر میں مستعملِ کثیر ہے اس کو بشارت کہتے ہیں [19]

تو ان مذکورہ دونوں تعریفات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بشارت ایسی خبر اور اطلاع کو کہتے ہیں جو انسان کے چہرے اور طبیعت کو ترو تازہ اور خوش و خرم کر دے یعنی کہ انسان کو بہت اچھی اور بھلی خبر موصول ہو اس کو بشارت کہتے ہیں لیکن یہ اس صورت میں جب اس کا استعمال مطلق ہو لیکن اگر اس کو شر کے ساتھ مقید ذکر کیا جائے تو پھر یہ شر کی خبر ہو گی نہ کہ خیر کی۔

**اطلاقات:**

**قرآن مجید میں استعمال:**

لفظِ بشارت قرآن مجید میں بارہ طرح مستعمل ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ رجوع الی اللہ کے ذریعے ہدایت حاصل کرنے والوں کے لیے خوش خبری:

قرآن مجید میں ہے:وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ اَلَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۚ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَاهُمُ اللّٰهُ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُو الْاَلْبَابِ [20]

2۔ عاجزی اختیار کرنے والوں اور دین کے معاملات کی مخلصانہ حفاظت و اہتمام کرنے والوں کے لیے خوش خبری:

قرآن مجید میں ہے:وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۗ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ [21]

3۔ ایمان لانے کے بعد استقامت اختیار کرنے والوں کے لیے خوش خبری:

قرآن مجید میں ہے:اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ [22]

4۔ تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے کامیابی کی خوش خبری:

قرآن مجید میں ہے:اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ [23]

5۔ خائفین من اللہ کے لیے مغفرت اور اجر کریم کی خوش خبری:

قرآن مجید میں ہے:اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ [24]

6۔ مجاہدین اور مہاجرین کے لیے رضاءِ الٰہی کی خوش خبری:

قرآن مجید میں ہے:اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ [25]

7۔ رحمتِ الٰہی سے مایوس ہونے والوں کے لیے رحمتِ الٰہی اور مغفرت الٰہی کی خوش خبری:

قرآن مجید میں ہے:نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلَامًا ۖ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيْمٍ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ قَالُوْا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقَانِطِيْنَ قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ [26]

8۔ اطاعتِ خدا اور اطاعتِ رسول کرنے والوں کے لیے جنت اور سعادت کی خوش خبری:

قرآن مجید میں ہے:وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَّهُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ [27]

9۔مومنوں کے لیے روزِ قیامت عطیات اور شفاعت کی خوش خبری:

قرآن مجید میں ہے:اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكَافِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسَاحِرٌ مُّبِيْنٌ[28]

10۔منکرینِ عذاب قبر اور منکرینِ آخرت کے لیے عذاب کی خبر:

قرآن مجید میں ہے: بَشِّرِ الْمُنَافِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا[29]

اسی طرح فرمایا:اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيِّيْنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ[30]

11۔صابرین کے لیے نماز اور رحمت کے ساتھ خوش خبری:

قرآن مجید میں ہے:وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ[31]

12۔اللہ تعالیٰ کا تعارف حاصل کرنے والوں کے لیے دیدارِ الٰہی اور ملاقات الٰہی کی خوش خبری:

قرآن مجید میں ہے:وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا[32]

لہٰذا یہ مذکورہ بارہ ایسی جہات ہیں جن کے لیے لفظ بشارت قرآن مجید میں مستعمل ہے۔

**بشارت کے اولین مصداق:**

جنت کی بشارت کے مختلف مواقع اور مناسبت کے لحاظ سے یا مختلف اعمال کی وجہ سے بہت سے لوگ مصداق بنتے ہیں اصل مسئلہ یہ ہے کہ بشارت جنت کے پہلے مصداق یا مخاطب کون ہیں، جن پر بشارت سب سے پہلے ثابت آتی ہے، جن کو یہ بشارت سب سے پہلے ملی ہے، تو اس حوالے سے کچھ دلائل ذکر کیے ہیں جس سے یہ عیاں ہو گا کہ بشارت کے اولین مصداق کون ہیں۔

**قرآن کی روشنی میں:**

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کچھ عمومی بشارتوں کا ذکر کیا ہے اگرچہ وہ جنت کی بشارتیں تو نہیں ہیں لیکن بہر حال بشارتیں تو ہیں۔ ان کے حوالہ سے کچھ چیزیں ذکر کی ہیں کیوں کہ یہ بشارتیں بھی ہمارے دین سے قبل کے زمانے کی ہیں اس لیے ان کو اولین میں لائے ہیں۔

**1۔سیدنا زکریا علیہ السلام کو بیٹے یحییٰ علیہ السلام کی بشارت:**

سیدنا زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بڑے ہی جلیل القدر نبی اور پیغمبر گزرے ہیں، انہوں نے اللہ سے بیٹا حاصل کرنے کی دعائیں کیں تو اللہ نے ان کے لیے بیٹے کی خوش خبری کے لیے بشارت کے لفظ استعمال کیے ہیں گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِيْنَ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ[33] ترجمہ: زکریا نے وہیں اپنے رب سے دعا کی، کہا اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔ پھر فرشتوں نے اس کو آواز دی جب وہ حجرے کے اندر نماز میں کھڑے تھے کہ بے شک اللہ تجھ کو یحییٰ کی خوش خبری دیتا ہے جو اللہ کے ایک حکم کی گواہی دے گا اور سردار ہو گا اور عورت کے پاس نہ جائے گا اور صالحین میں سے نبی ہو گا۔ کہا اے میرے رب! میرا لڑکا کہاں سے ہو گا حالانکہ میں بڑھاپے کو پہنچ چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے، فرمایا اللہ اسی طرح جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے سیدنا زکریا علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:يَا زَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا[34] ترجمہ: اے زکریا بے شک ہم تجھے ایک لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہو گا، اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی پیدا نہیں کیا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پیغمبر سیدنا زکریا علیہ السلام کو بیٹے کی بشارت دی ہے اور ساتھ اس بیٹے کا نام بھی بتا دیا ہے جو یحییٰ ہے اور یہ ان کے لیے بہت بڑی خوش خبری تھی۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

**2۔سیدہ مریم علیہا السلام کے لیے عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت:**

سیدہ مریم علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ نے بواسطہ جبریل علیہ السلام یہ پیغام بھیجا کہ ہم آپ کے بطن سے بن خاوند کے اولا د پیدا کرنا چاہتے ہیں اور وہ لڑکا ہو گا جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہو گا جو کہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہو گا تو اس پر انہوں نے اظہار تعجب کیا لیکن اللہ کا فیصلہ ہو کر رہتا ہے تو اس بچہ کی پیدائش کے لیے اللہ نے بشارت کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

قرآن مجید میں ہے:اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا مَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ[35]

ترجمہ: جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تجھ کو ایک بات کی اپنی طرف سے بشارت دیتا ہے، اس کا نام مسیح عیسیٰ (وہ) بیٹا مریم کا ہو گا، دنیا اور آخرت میں مرتبے والا اور اللہ کے مقربوں میں سے ہو گا۔

اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے سیدہ مریم علیہا السلام کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی ہے۔

**3۔سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو سیدنا اسحاق علیہ السلام کی بشارت:**

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بڑی عمر میں اللہ تعالیٰ سے بیٹا حاصل کرنے کی بہ کثرت دعائیں کیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں سیدنا اسحاق علیہ السلام کی بشارت عطا کی۔

قرآن مجید میں ہے:رَبِّ هَبْ لِىْ مِنَ الصَّالِحِيْنَ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ[36] ترجمہ: اے میرے رب! مجھے ایک صالح (لڑکا) عطا کر۔ پس ہم نے اسے ایک لڑکے حلم والے کی خوشخبری دی۔

اسی طرح اسی سورت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:وَبَشَّرْنَاهُ بِاِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِيْنَ[37] ترجمہ: اور ہم نے اسے اسحاق کی بشارت دی کہ وہ نبی (اور) نیک لوگوں میں سے ہو گا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو ان کی دعاؤں کے نتیجے میں بیٹے سیدنا اسحاق علیہ السلام کی بشارت دی اور ساتھ یہ بھی بشارت دی کہ ہم ان کو نبی اور صالح بھی بنائیں گے۔

**4۔تجارتی قافلہ کے لیے سیدنا یوسف علیہ السلام بطور خوش خبری:**

سیدنا یوسف علیہ السلام کو جب ان کے بھائیوں نے کنویں میں ڈال دیا تو بعد میں آنے والے قافلہ نے پانی نکالنے کے لیے برتن ڈالا تو سیدنا یوسف علیہ السلام بطور بشریٰ ان کو ملے۔

قرآن مجید نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے:وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۖ قَالَ يَا بُشْرٰى هٰذَا غُلَامٌ ۚ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ[38]

ترجمہ: اور ایک قافلہ آیا پھر انہوں نے اپنا پانی بھرنے والا بھیجا اس نے اپنا ڈول لٹکایا، کہا کیا خوشی کی بات ہے یہ ایک لڑکا ہے، اور اسے تجارت کا مال سمجھ کر چھپا لیا، اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کر رہے تھے۔

اس آیت میں قافلہ کے لیے پانی نکالنے والے نے انھیں سیدنا یوسف علیہ السلام بطور غلام ملنے کی بشارت دی۔

**5۔سیدنا یعقوب علیہ السلام کے لیے قمیض یوسف بطور بشارت:**

سیدنا یوسف علیہ السلام کی گم شدگی پر پریشانی اور افسوس کے آنسو بہانے کی وجہ سے سیدنا یعقوب علیہ السلام کی بصارت زائل ہو گئی تو پھر جب مصر سے یوسف علیہ السلام کا قمیض لایا گیا اور اسن کے چہرے پر ڈالا گیا جس سے بصارت لوٹ آئی تو اللہ نے اس قمیض لانے والے کو بشیر (خوش خبری دینے والا) قرار دیا ہے اور یہ سیدنا یعقوب علیہ السلام کے لیے خوش خبری ہے۔

قرآن مجید میں ہے:فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقَاهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۖ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ[39] ترجمہ: پھر جب خوش خبری دینے والا آیا اس نے وہ کرتہ اس کے منہ پر ڈال دیا تو بینا ہو گیا، کہا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

اس آیت میں سیدنا یعقوب علیہ السلام پر سیدنا یوسف علیہ السلام کا قمصِ بطور بشارت ڈالا گیا تو ان کی بصارت لوٹ آئی۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

**حدیث کی روشنی میں:**

جہاں تک یہ بات ہے کہ جنت کی بشارت کے اولین مصداق یا مخاطب کون ؟ تو اس حوالے سے چند روایات پیش کرتے ہیں لیکن اس سے پہلے ایک بات اور واضح کرنا ضروری ہے کہ جنت میں داخلہ اور دروازہ کھلوانے کے اعتبار سے نبی کریم ﷺ سب سے پہلے ہوں گے۔

**1۔ نبی کریم ﷺ جنت کا دروازہ کھلوانے والے:**

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ: بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ"[40] ترجمہ: میں قیامت کے روز جنت کے دروازے پر آؤں گا تو میں اس کے کھولنے کا مطالبہ کروں گا تو دربان کہے گا: آپ کون ہیں؟ تو میں جواب دوں گا کہ میں محمد ﷺ ہوں تو دربان جنت کہے گا: آپ کے بارے ہی ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہیں کھولا جائے گا۔

اس روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ ہی جنت کا دروازہ کھلوائیں گے اور آپ ﷺ ہی سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور آپ ﷺ کے بعد انبیاء کی جماعت میں سے اولوالعزم اور پھر دیگر انبیاء ورسل جنت میں داخل ہوں گے۔

**2۔ عشرہ مبشرہ:**

سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:أَبُو بَكْرٍ فِي الجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الجَنَّةِ، وَسَعِيدٌ فِي الجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ فِي الجَنَّةِ[41] ترجمہ: ابو بکر جنت میں، عمر جنت میں، عثمان جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمان بن عوف جنت میں، سعد جنت میں، سعید جنت میں، ابو عبیدۃ بن الجراح جنت میں ہیں۔

اس روایت کے مطابق جنت کی بشارت کے اولین مصداق صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی جماعت میں سے دس خوش نصیب اصحاب رسول ہیں کہ جن کو سب سے پہلے جنت کی بشارت ملی۔

**3۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ:**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو بیان فرماتے ہوئے سنا:مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ، - يَعْنِي الجَنَّةَ، - يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرَّيَّانِ»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، وَقَالَ: هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ[42] ترجمہ: جو شخص نمازی ہو گا اس کو جنت کے نماز والے دروازے کی طرف سے بلایا جائے گا اور جو مجاہد ہو گا اس کو جہاد والے دروازے کی طرف سے بلایا جائے گا اور جو صدقہ وخیرات کرنے والا ہو گا اس کو صدقہ والے دروازے کی طرف سے بلایا جائے گا اور جو روزہ دار ہو گا اس کو روزے والے اور جو سیر ابی والے دروازے کی طرف سے بلایا جائے گا۔ تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کسی کو جنت کے تمام دروازوں کی طرف سے بھی بلایا جائے گا۔ تو رسول ﷺ نے فرمایا:ہاں:اے ابو بکر میں اُمید کرتا ہوں کہ تو ان میں سے ہو گا۔

اس روایت کے مطابق سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ بشارت کے اولین مصداق میں سے ہیں کہ ان کو نبی کریم ﷺ نے واضح طور پر فرمایا دیا کہ آپ کو جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔

**4۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ:**

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَرَأَيْتُ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ قُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ قَالُوا: لِشَابٍّ مِنْ قُرَيْشٍ، فَظَنَنْتُ أَنِّي هُوَ، فَقُلْتُ: لِمَنْ؟ قِيلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ[43] ترجمہ: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ایک سونے کا محل دیکھا میں نے کہا: یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ قریش کے ایک جوان کا ہے تو نبی کریم ﷺ نے خیال کیا کہ وہ میں ہوں گا۔ تو پھر میں نے کہا کہ وہ کون ہے؟ کہا گیا: عمر بن خطاب کے لیے ہے۔

اس روایت کے مطابق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی جنت کی بشارت کے اولین مصداق لوگوں سے ہیں کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے جنت میں ان کا تیار محل دیکھ کر آئے ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

### 5۔سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الحَائِطِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ»، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ»، فَإِذَا عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ: «ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ»، فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ[44]ترجمہ: نبی کریم ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ نے مجھے (ابو موسیٰ اشعری کو) باغ کے دروازے پر بطور محافظ و نگہبان کھڑا فرما دیا۔ تو ایک شخص آیا اور اس نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو اجازت دو اور ساتھ جنت کی خوش خبری بھی دو تو وہ ابو بکر صدیق تھے۔ پھر ایک اور شخص نے اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو اجازت دو اور ساتھ جنت کی خوشخبری بھی دو تو وہ عمر فاروق تھے۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے بھی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو اجازت دو اور ساتھ جنت کی خوش خبری بھی دو لیکن ان کو جلد ہی کچھ آزمائشیں بھی ساتھ پہنچنے والی ہیں تو وہ عثمان بن عفان تھے۔

اس روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ کے اصحاب جس ترتیب سے آتے گئے ہیں اسی ترتیب سے ان کو جنت کی بشارتیں ملتی گئی ہیں پہلے ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ تو معلوم ہوا کہ یہ بشارت کے اولین مصداق ہیں۔

### 6۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذٌ بِيَدِي وَنَحْنُ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ، إِذْ مَرَرْنَا بِحَدِيقَةٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَحْسَنَهَا مِنْ حَدِيقَةٍ، قَالَ: «لَكَ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْهَا»[45]ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور ہم مدینہ کی گلیوں میں سے گزر رہے تھے تو ہمارا گزر ایک باغیچہ کے پاس سے ہوا تو میں نے کہا کہ کیا ہی خوب صورت باغیچہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے لیے اس سے بھی زیادہ خوب صورت جنت میں ہے۔

اس روایت کے مطابق سیدنا علی رضی اللہ عنہ جنت کی بشارت کے اولین مصداق لوگوں میں سے ہیں کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے جنت میں خوب صورت باغیچہ کی خوش خبری دی ہے۔

### 7۔سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ، مُنَكِّسًا رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ: فَرَجَعَ المَرَّةَ الآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقَالَ: " اذْهَبْ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ[46] ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس کو اپنے صحابہ میں نہ پایا تو ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں اس کا پتا کر کے آپ کو بتاتا ہوں۔ تو وہ شخص حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے گھر گیا تو اس نے ان کو گھر میں اپنا سر جھکا کر پریشانی کی حالت میں بیٹھے اپنے ہوا پایا تو اس شخص نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا حال ہے آپ کا (کیا معاملہ ہے آپ کا) تو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: بہت برا حال ہے، میری آواز نبی کریم ﷺ کی آواز سے بلند ہو گئی ہے اور میرے اعمال ضائع ہو گئے ہیں اور میں تو اہل النار میں سے ہو گیا ہوں تو اس شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر حضرت ثابت کا سارا معاملہ سنایا تو موسیٰ راوی کہتے ہیں کہ وہ شخص دوبارہ واپس گیا حضرت ثابت بن قیس کے پاس بہت بڑی بشارت لے کر۔ تو نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو کہا کہ اس کے پاس جاؤ اور اس کو کہہ دو کہ بے شک تو اہل النار میں سے نہیں ہے بلکہ تو اہل الجنۃ میں سے ہے۔

اس روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ کا حضرت ثابت بن قیس کو یہ کہنا کہ تو اہل النار میں سے نہیں ہے بلکہ تو اہل الجنہ میں سے ہے تو یہ بشارت کے اولین مصداق لوگوں میں سے ہیں۔

### 8۔سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيرُ فِي الجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ.[47]ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں جعفر کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہوئے دیکھا۔

اس روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ کا حضرت جعفر کو پروں کے ذریعے فرشتوں کے ساتھ جنت میں اڑتے ہوئے دیکھنا تو یہ بھی بشارت کے اولین مصداق لوگوں میں سے ہیں۔

**9۔سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنھما:**

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الجَنَّةِ[48].ترجمہ:حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

اس روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ کے دونوں نواسے سیدنا حسن اور سیدنا حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور یہ جنت کی بشارت کے اولین مصداق میں سے ہیں۔

**10۔سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ:**

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ "مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ"[49]ترجمہ:میں نے نبی کریم ﷺ سے کبھی کسی زمین پر چلنے والے کے لیے یہ نہیں سنا کہ یہ جنتی ہے سوائے عبد اللہ بن سلام کے۔

اس روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ کا حضرت عبد اللہ بن سلام کو دنیا پر چلتے پھرتے جنتی قرار دینا یہ بشارت جنت کے اولین مصداق میں سے ہیں۔

**11۔آل یاسر رضی اللہ عنھم:**

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ كَانَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَأَبُوهُ وَأُمُّهُ أَهْلَ بَيْتِ إِسْلَامٍ، وَكَانَ بَنُو مَخْزُومٍ يُعَذِّبُونَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَبْرًا يَا آلَ يَاسِرٍ، فَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ»[50]ترجمہ:عمار بن یاسر اور ان کے والدین نے اسلام قبول کر لیا اور بنو مخزوم انہیں تکالیف اور مصائب پہنچاتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے آلِ یاسر!صبر کرو، تمہارا ٹھکانہ جنت ہے۔

اس روایت کے مطابق آل یاسر کا وعدہ اور ٹھکانہ جنت ہے لہذا یہ خاندان بھی جنت کی بشارت کے اولین مصداق میں سے ہے۔

**12۔سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنھا:**

اسماعیل راوی بیان کرتے ہیں کہ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، «بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ؟» قَالَ: نَعَمْ «بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، لاَ صَخَبَ فِيهِ وَلاَ نَصَبَ»[51]ترجمہ:میں نے سیدنا عبد اللہ ابن ابی اوفی سے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا کو جنت کی بشارت دی ہے ؟تو انہوں نے کہا:ہاں:نبی کریم ﷺ نے انہیں جنت میں جواہرات سے بنے ایسے گھر کی بشارت دی ہے کہ جس میں نہ تو تھکاوٹ کا باعث ہے اور نہ ہی شور وغل ہے۔

اس روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ کا ان کو جنت میں ہیرے اور جواہرات سے جڑے ہوئے ایسے گھر کی بشارت دینا جو دنیا کے شور وغل اور تھکاوٹ سے پاک ہو گا۔یہ بھی جنت کی بشارت کے اولین مصداق لوگوں میں سے ہیں۔

**13۔اہل بدر اور اہل حدیبیہ:**

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:لَا يَدْخُلُ النَّارَ رَجُلٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ[52]ترجمہ:وہ شخص جہنم میں ہرگز نہیں داخل ہو گا جو غزوہ بدر یا صُلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر تھا۔

اس روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے اہل بدر اور اہل حدیبیہ کو اہل جنت قرار دیا ہے اور ان کی جہنم کی آگ سے منزہ قرار دیا ہے گویا کہ یہ لوگ ہی بشارت کے اولین مصداق قرار پائے۔

تو ان مذکورہ بالا بیان کردہ تمام مرویات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جنت کی بشارت کے اولین مصداق صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی جماعت ہے کیوں کہ ان کو کسی نہ کسی طریقہ سے بالخصوص یا بالعموم جنت کی بشارت دی گئی ہے اور صحابہ کرام کی جماعت امت کی افضل ترین جماعت ہے اور وہی جنت کی بشارت کے اولین مصداق اور مخاطب ہیں۔

**بشارت کی توسیع:**

جنت کی بشارت میں اولین مصداق لوگوں کے علاوہ اس کی توسیع میں کون کون شامل ہیں اور کہاں تک یہ بشارت وسیع ہے۔ اس حوالے سے مندرجہ ذیل آیات اور احادیث پیشِ خدمت ہیں۔

**1۔ اہل ایمان کے لیے جنت کی بشارت:**

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو ایمان لانے کے بعد عملِ صالح کرنے پر جنت کی بشارت دی ہے اور ساتھ ہی فراخ رزق کا بھی وعدہ فرمایا ہے۔

قرآن مجید میں ہے:وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اَنَّ لَھُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْہَارُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ[53] ترجمہ: اوران لوگوں کو خوشخبری دے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ان کے لیے باغ ہیں ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جب انہیں وہاں کا کوئی پھل کھانے کو ملے گا تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمیں اس سے پہلے ملا تھا، اور انہیں ہم شکل پھل دیئے جائیں گے، اور ان کے لیے وہاں پاکیزہ عورتیں ہوں گی، اور وہ وہیں ہمیشہ رہیں گے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ رب العزت نے اہل ایمان کو صاحب ایمان بننے کے بعد عمل صالح کرنے پر ہمیشگی والی جنت کی بشارت دی ہے اور ساتھ رزقِ فراخ کا وعدہ فرمایا ہے۔

**2۔ مومنین، مہاجرین اور مجاہدین کے لیے جنت کی بشارت:**

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اہلِ ایمان، مہاجرین اور جہاد فی سبیل اللہ کرنے والوں کے لیے بلند درجہ کا وعدہ فرمایا اور ساتھ ہی انہیں فائزون کا درجہ بھی عطا فرمایا اور پھر انہیں جنت کی نعمتوں کا وعدہ بھی فرمایا۔

قرآن مجید میں ہے:اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ[54] ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں سے لڑے اللہ کے ہاں ان کے لیے بڑا درجہ ہے، اور وہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ انہیں ان کا رب اپنی طرف سے مہربانی اور رضامندی اور باغوں کی خوش خبری دیتا ہے جن میں انہیں ہمیشہ کا آرام ہو گا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان، مہاجرین اور مجاہدین کو عمومی طور پر جنت کی بشارت سے نوازا ہے۔

**3۔ دین پر استقامت اختیار کرنے والوں کے لیے جنت کی بشارت:**

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اللہ کو رب ماننے والے اور پھر دین پر ڈٹ جانے والوں، استقامت اختیار کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی ہے۔

قرآن مجید میں ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ[55] ترجمہ: بے شک جنہوں نے کہا تھا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور جنت میں خوش رہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

اس آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اہل استقامت کو جنت کی بشارت اور نوید دی ہے۔

**4۔ غرباء کے لیے خوش خبری:**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ[56] ترجمہ: دین اسلام غریب لوگوں سے شروع ہوا اور عن قریب غریبوں میں ہی لوٹ آئے گا پس غرباء کے لیے خوش خبری ہے۔

اس حدیث کے مطابق نبی کریم ﷺ نے غرباء کو خوش خبری اور بشارت دی ہے کہ اسلام غرباء کی جماعت سے ہی شروع ہوا تھا اور اس کو آخری وقت میں بھی غرباء ہی ماننے اور پرچار کرنے والے ہوں گے تو ان غرباء کے لیے بشارت ہے۔

**5۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والا ہر امتی جنت میں داخل ہو گا:**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ:مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى[57] ترجمہ:میرا ہر امتی جنت میں داخل ہو گا سوائے اس کے جس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا تو صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کون جنت میں جانے سے انکار کرے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے جنت میں جانے سے انکار کر دیا۔

اس روایت کے مطابق ہر مطیع الرسول کے لیے جنت کا داخلہ یعنی جنت کی بشارت اور خوش خبری موجود ہے اور ہر وہ امتی جنت میں داخل ہو گا جو رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے گا۔

**5۔ جس کے بارے میں معاشرہ اچھائی کی گواہی دے اس کے لیے جنت کا وجوب:**

راوی حدیث عبدالعزیز بن صہیب کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا:مَرُّوا بِجَنَازَةٍ، فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا، فَوَجَبَتْ لَهُ الجَنَّةُ، وَهَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا، فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الأَرْضِ[58] ترجمہ: ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کے اچھا ہونے کی گواہی دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واجب ہو گئی پھر ایک اور جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کے برا ہونے کی گواہی دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واجب ہو گئی تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا واجب ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے اچھا ہونے کی خبر دی گئی اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کے برا ہونے کی خبر دی گئی اس پر جہنم واجب ہو گئی کیونکہ تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔

اس روایت کے مطابق وہ آدمی جس کے لیے اس کا معاشرہ متقی اور اچھا ہونے کی گواہی دے گا اس شخص کے لیے جنت واجب ہو جائے گی تو گویا یہ ہر نیک، متقی اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کے لیے جنت کی بشارت ہے۔

مذکورہ بالا بیان کردہ آیات قرانیہ اور احادیث نبویہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ مومنین، اعمال صالحہ کرنے والے، متقین، اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والے، حسن اخلاق کے مالک اور دیگر کئی اچھی صفات کے مالک لوگوں کے لیے بالعموم جنت کی توسیعی بشارت موجود ہے۔

**خلاصہ:**

اس عنوان پر تحقیق سے درج ذیل نتائج اخذ ہوئے ہیں: بشارت کے حروف اصلی ب ش ر ہیں اور اس مادہ سے مختلف الفاظ اور مختلف ابواب کے تحت مختلف معانی پیدا ہوتے ہیں جبکہ ہمارے موضوع سے متعلقہ لفظ "بشارت" بھی اسی سے ماخوذ ہے جس کے مختلف معانی بیان ہوئے ہیں لیکن جو معنی ہمارے عنوان سے متعلق ہے وہ خوش خبری ہی ہے۔ بشارت ایسی خبر اور اطلاع کو کہتے ہیں جو انسان کے چہرے اور طبیعت کو ترو تازہ اور خوش و خرم کر دے یعنی کہ انسان کو بہت اچھی اور بھلی خبر موصول ہو اس کو بشارت کہتے ہیں لیکن یہ اس صورت میں جب اس کا استعمال مطلق ہو لیکن اگر اس کو شر کے ساتھ مقید ذکر کیا جائے تو پھر یہ شر کی خبر ہو گی نہ کہ خیر کی۔ بارہ ایسی جہات ہیں جن کے لیے لفظ بشارت قرآن مجید میں مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں کچھ عمومی بشارتوں کا تذکرہ موجود ہے۔ جنت کی بشارت کے اولین مصداق صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی جماعت ہے کیوں کہ ان کو کسی نہ کسی طریقہ سے بالخصوص یا بالعموم جنت کی بشارت دی گئی ہے اور صحابہ کرام کی جماعت امت کی افضل ترین جماعت ہے اور وہی جنت کی بشارت کے اولین مصداق اور مخاطب ہیں۔ مومنین، اعمال صالحہ کرنے والے، متقین، اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے والے، حسن اخلاق کے مالک اور دیگر کئی اچھی صفات کے مالک لوگوں کے لیے بالعموم جنت کی توسیعی بشارت موجود ہے۔

---

[1]ابن درید ، محمد بن حسن، ابوبکر، جمہرة اللغة، دارالعلم ، بیروت، 1987ء، 311/1۔

[2]الازہری ، محمد بن احمد، ابو منصور، تہذیب اللغة، داراحیاء التراث، بیروت، 2001ء، 246/11۔

[3]ایضا

[4]تہذیب اللغة 246/11۔

[5]الجوہری ، اسماعیل بن حماد، ابونصر، الصحاح تاج اللغته و صحاح العربیة، دارالعلم ، بیروت، 1987ء، 589/2۔

[6]الانشقاق24:84۔

[7]الصحاح تاج اللغة و صحاح العربیة590،591/2۔

[8]ابن فارس، احمد بن فارس، ابو الحسین، معجم مقاییس اللغة،دارالفکر، بیروت، 1979ء، 251/1۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

[9]ابنِ منظور ، محمد بن مکرم ، ابوالفضل، لسان العرب، دارصادر، بیروت، 1414ھ، 59/4۔
[10]ایضا 60/4۔
[11]ایضا
[12]الدارمی، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، سنن الدارمی، دارالمغنی،سعودی عرب ،2000ء،کتاب فضائل القرآن،حدیث نمبر3366۔
[13]لسان العرب61/4۔
[14]ایضا 62/4۔
[15]فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، ابو طاہر، القاموس المحیط، مؤسسة الرسالة، بیروت، 2005ء، 350/1۔
[16]احمد مختار، عبدالحمید، معجم اللغة العربیةالمعاصرة، عالم الکتب، ن م، 2008ء، 206209/1۔
[17]کیرانوی ، قاسمی، وحید الزمان، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات، لاہور، 2001ء، ص167۔
[18]الجرجانی، علی بن محمد، التعر یفات، دارالکتب العلمیة، بیروت، 1983ء، 45/1۔
[19]التہانوی، محمد بن علی، موسوعة کشاف اصطلاحات الفنون و العلوم، مکتبہ لبنان، بیروت، 1996ء، 336/1۔
[20]الزمر39:18-17۔
[21]الحج 34:22۔
[22]فصلت 30:41۔
[23]یونس10:64-63۔
[24]یٰس11:36۔
[25]توبة 9:21-20۔
[26]الحجر15:56-49۔
[27]البقرة 25:2۔
[28]یونس2:10۔
[29]النساء138:4۔
[30]آلِ عمران 21:3۔
[31]البقرة2:157-155۔
[32]الاحزاب 47:33۔
[33]آلِ عمران 3:40-38۔
[34]مریم7:19۔
[35]آلِ عمران 45:3۔
[36]الصافات37:101-100۔
[37]ایضا112۔
[38]یوسف19:12۔
[39]ایضا96۔
[40]مسلم بن الحجاج،صحیح مسلم،دار حیاء التراث العربی، بیروت ، کتاب الایمان، باب: انااول الناس یشفع فی الجنة،حدیث نمبر197۔
[41]الترمذی،محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی،دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1988ء، ابواب المناقب عن رسول اللہ ﷺ،حدیث نمبر3747۔
[42]البخاری،محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،دارطوق النجاة، بیروت، 1422ھ، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، حدیث نمبر3666۔
[43]ابو یعلیٰ ، احمد بن علی، الموصلی، مسند ابی یعلی، دارالمامون للتراث، دمش، 1984ء، کتاب: مسند انس بن مالک،حدیث نمبر3860۔
[44]صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ، باب مناقب عثمان بن عفان ،حدیث نمبر3695۔
[45]الحاکم ، محمد بن عبداللہ، ابو عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین،دار الکتب العلمیة،بیروت،1990ء،حدیث نمبر4672۔
[46]صحیح البخاری ، کتاب المناقب ، باب علامات النبوة فی الاسلام،حدیث نمبر3613۔

[47]سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب مناقب جعفر بن ابی طالب ،حدیث نمبر3763۔

[48]ایضا ، ابواب المناقب عن رسول اللہ ﷺ ، باب مناقب الحسن و الحسین ،حدیث نمبر3768۔

[49]صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب عبداللہ بن سلام،حدیث نمبر3812۔

[50]مستدرک حاکم، کتاب المناقب، باب ذکر مناقب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ،حدیث نمبر5646۔

[51]صحیح البخاری ، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی ﷺ خدیجة،حدیث نمبر3819۔

[52]الطبرانی ، سلیمان بن احمد، ابوالقاسم، المعجم الکبیر، مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ، حدیث نمبر266۔

[53]البقرۃ 25:2۔

[54]التوبة 9:21-20۔

[55]فصلت 30:41۔

[56]صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بدأالاسلام غریبا ،حدیث نمبر145۔

[57]صحیح البخاری ، کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة، باب الاقتداءبسنن رسول اللہ ﷺ ،حدیث نمبر7280۔

[58]ایضا ، کتاب الجنائز، باب ثناء الناس علی المیت،حدیث نمبر1367۔